مسلمان بادشاہوں میں قرآن کا ادب

حدیث پاک میں آتا ہے کہ " جو لوگ ادب کا خیال نہیں رکھتے سنت کی محرومی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جو سنت کی محرومی میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ فرائض کی حفاظت مشکل ہو جاتی ہے ..... الآخر

آج کل قرآن کریم کے ادب کے بارے میں غفلت برتی جاتی ہے ایک زمانہ تھا کہ ہمارے بادشاہ اور سلاطین تک اس کا بے حد اہتمام رکھتے تھے ۔

مندرجہ ذیل واقعہ تاریخ مکہ جلد دوم تالیف محمد طاہر الکردی المکی کا ترجمہ ہے ۔ جس سے اندازہ ہوگا کہ ع

وہ زمانے میں عزت والے تھے صاحب قرآن ہو کر

ترجمہ :۔ سب سے پہلے جس نے خادم الحرمین کا لقب اختیار کیا وہ سلطان سلیم خان، جو کہ سلطنت عثمانیہ ترکیہ کے سلطان تھے ۔ جب وہ عرب ممالک میں داخل ہوتے اور الحجاز ان کی حکومت میں آیا تو لوگ انہیں محافظ الحرمین شریفین کے خطاب سے پکارنے لگے ۔ جو کہ انہیں ناپسند ہوا اور کہا ان کا محافظ تو اللہ عز شانہ ہیں، میں تو خادم الحرمین الشریفین ہوں اللہ تعالےٰ رحم فرمائے سلاطین عثمانیہ پر وہ حرمین کی حرمت پہچانتے تھے ۔ وہ یہاں کے رہنے والوں کا بے حد ادب کرتے تھے ان کے لیے ماہوار وظیفے مقرر کر رکھے تھے اس کے علاوہ حج کے موسم میں نذرانے انہیں ذمہ داروں کی وساطت سے دیتے جاتے تھے ۔

کہتے ہیں کہ اس زمانے میں لوگ اپنے گھر کعبہ سے اونچے نہیں بناتے تھے اور یہ کعبہ کے احترام کی وجہ سے تھا جیسا کہ امام ارزقی نے لکھا ہے ۔ پہلے زمانہ کے لوگ آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے ۔ کہتے ہیں ایک دفعہ بادشاہ سونے کے لیے اپنی خواب گاہ میں داخل ہوتے اپنے بستر کے پاس دیوار پر قرآن نامناسب جگہ پر لٹکا ہوا دیکھا تو ادب کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکے ۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں ہمارے اسلاف میں بادشاہوں اور سلاطین کا ادب کا یہ حال تھا ۔ خیال کریں اس وقت کے صلحاء و علماء کا کیا حال ہوگا ۔

حکومتی اداروں کو دینی لٹریچر کے فروغ پر خصوصی توجہ دینی چاہیے

عربی کے مشہور شاعر متنبّی کے شعر کا مصرعہ ہے وخیر جلیس فی الزمان کتاب کہ بہترین دوست زمانے میں کتاب ہے یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ حصول علم کے لیے تین چیزیں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں استاد، مدرسہ، کتاب، ان تینوں اشیاء کے بغیر علم کا تصور کرنا گویا محال ہے عصر رواں علم اور روشنی کا دور ہے یعنی مختلف علوم و فنون اور سائنس و ٹیکنالوجی کی روز افزوں ترقی انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال رہی ہے اندریں حالات علمی میدان میں پستی انتہائی معیوب چیز شمار کی جاتی ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپین اقوام گو کہ اخلاقی لحاظ سے گراوٹ کی طرف جا رہی ہیں مگر مادی لحاظ سے انہوں نے علم و فن کے اوج ثریا میں قدم رکھا تھا اور مزید ترقی